

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالافتاء

خصائل نبوی

کا دل آویز منظر

پروفیسر محمد رفیع الحق

پیشکش کنندہ: دارالافتاء

پتہ: ۱۰، سٹریٹ نمبر ۱۰، نزد بازار، لاہور

جملہ حقوق بحق ”القاسم اکیڈمی“ محفوظ ہیں

۴۴	:	نصائح نوری ٹیکنالوجی کا درجہ
تصنیف	:	مہاتم جتوئی
قلمیت	:	۱۹۹۸ء
پروفیسر	:	اساتذہ اعلیٰ اور محققین ممتاز
کچھڑک	:	سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی
تاریخ قلمیت	:	دسمبر ۲۰۰۲ء
تعداد پرنٹ	:	۱۱۰۰
قیمت	:	
پیشہ	:	القاسم اکیڈمی پبلیکیشنز، خالق آباد، لاہور

ملنے کے پتے

- سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی، خالق آباد، لاہور
- سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی، خالق آباد، لاہور
- کتب خانہ اعلیٰ، مدرسہ اسلامیہ، لاہور
- ڈیڑھ پونڈ، لاہور
- سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی، خالق آباد، لاہور
- کتب خانہ اعلیٰ، مدرسہ اسلامیہ، لاہور
- سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی، خالق آباد، لاہور
- سولہ گز چھڑک کی القاسم اکیڈمی، خالق آباد، لاہور

خصاؑں اور شاکل نبوی ﷺ

مولانا عبدالقیوم حقانی

کی طبعی و عظیم ہدایتی کا شمس

مجلدات

صفحہ

۱۶۰۸	شرح شاکل ترمذی (۳ جلد مکمل)	۱
۲۰۶	بحال محمد ﷺ کا درہا منظر	۲
۱۵۶	دوئے زیبا ﷺ کی آہانیاں	۳
۲۱۰	ماہتاب نبوت ﷺ کی شو القانیاں	۴
۲۰۴	آفتاب نبوت ﷺ کی غیاہ پاشیاں	۵
۱۹۷	محبوب خدا ﷺ کی درہا ادائیں	۶
۱۸۷	محبوب خدا ﷺ کی مہارت و احتیال	۷
۱۶۶	خصاؑں نبوی ﷺ کا دلا دج منظر	۸
۱۵۴	شاکل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرجع	۹

القاسم اکیڈمی چامسالاہریہ راولپنڈی اسلام آباد

فون : ۳۵۵۵۸۸۸-۳۵۵۵۸۸۸



ہر ذرہ میرے کپے کا آگے سے لگا ہوا
نکھن ہے کسی پر حیرا نکھن کب پڑا ہو



مجھ کو کچھ ہوش نہیں ہے میری منزل ہے کہاں
ختم خلق مگر ہیں کہ اٹھے جاتے ہیں



جانتی اپنی ہی آہوں کا اثر کہ نہ ہو
اپنا کرنے کا ہے نہ کام کچھ جاتے ہیں





فہرست مضامین

فصائل نبوی ﷺ کا دلآویز سفر

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۳	باب حضور اقدس ﷺ کی انکساری کے بارے میں	۱۱
۲۳	تواضع کا معنی و مخرج -----		باب عاجزاء علی فراش رسول اللہ ﷺ
۲۳	حضور سیدہ زینب علیہا السلام تواضع تھے	۱۷	باب حضور اقدس ﷺ کے اتر کے بارے میں
۲۳	حضور سیدہ زکریا علیہ السلام کی تواضع	
۲۳	چند خاص انصاف و امانت -----	
۲۶	سیدہ زینب علیہا السلام کی تواضع و انصاف	۱۸
۲۷	۲۱
۲۹		باب عاجزاء تواضع رسول اللہ ﷺ
۲۹	۲۳
۳۰
۳۰

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۷۰	۷۰	۷۰	۷۰
۷۱	۷۱	۷۱	۷۱
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲
۷۳	۷۳	۷۳	۷۳
۷۴	۷۴	۷۴	۷۴
۷۵	۷۵	۷۵	۷۵
۷۶	۷۶	۷۶	۷۶
۷۷	۷۷	۷۷	۷۷
۷۸	۷۸	۷۸	۷۸
۷۹	۷۹	۷۹	۷۹
۸۰	۸۰	۸۰	۸۰
۸۱	۸۱	۸۱	۸۱
۸۲	۸۲	۸۲	۸۲
۸۳	۸۳	۸۳	۸۳
۸۴	۸۴	۸۴	۸۴
۸۵	۸۵	۸۵	۸۵
۸۶	۸۶	۸۶	۸۶
۸۷	۸۷	۸۷	۸۷
۸۸	۸۸	۸۸	۸۸
۸۹	۸۹	۸۹	۸۹
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۱	۹۱	۹۱	۹۱
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۳	۹۳	۹۳	۹۳
۹۴	۹۴	۹۴	۹۴
۹۵	۹۵	۹۵	۹۵
۹۶	۹۶	۹۶	۹۶
۹۷	۹۷	۹۷	۹۷
۹۸	۹۸	۹۸	۹۸
۹۹	۹۹	۹۹	۹۹
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲۳	ایک شخص کی رائے کو پسند کرنا۔	۱۲۱	مذہب محمد ﷺ کی تعلیمات کا مجموعہ۔
۱۲۵ تقدیر و مشیقت	۱۲۸	عادات اور عبادت کا فرق
۱۲۶ بعض مذاہب کی گزشتہ	۱۲۸ اصولی فرق و تضاد
۱۲۷ جو کہ ان کے اثر پر مل رہا ہے۔	۱۲۹ عقائد اور اصولی فرق
۱۲۷ صحیح	۱۲۹ عقائد اور اصولی فرق
۱۲۸	باب عبادت و فی حیات رسول اللہ ﷺ	۱۲۹ کمالی فرق و تضاد
۱۲۸	باب حضور و انبیاء علیہ السلام کی عبادت کے بیان میں	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۲۸ عبادت کی تعلیمات و احکام	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۲۹ عبادت کے احکام	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۳۰ حضور و انبیاء علیہ السلام کی	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۳۱ عبادت کے احکام	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۳۲ عبادت کے احکام	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق
۱۳۳ عبادت کے احکام	۱۳۰ عقائد اور اصولی فرق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَرَاشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱ ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

فرارِ اسنی طرالی کے ہے جیسے کتاب اسنی نکوب کے ہیں اس کی فتح طرالی
آئی ہے جیسے کتاب کی فتح کب آئی ہے۔ یہ فصل اسنی طرالی من باب الحسبہ
بالمنصور ' ولقد ورد فی صحیح مسلم طرالی الرجل و طرالی لزوجہ و طرالی
للغنیف و طرالی للشیطان و لہما حدیثا قد شہنا لہما و لہما حدیثا قد شہنا لہما
لیل لہما لہما لم یصح إلیہ تکن صید و حقیقہ (موسم ص ۳۳) (۱) صحیح مسلم میں وارد ہوا
ہے کہ ایک اسر مرد کے لئے اور ایک اسر اس کی بیوی کے لئے اور ایک اسر عورت کے لئے
اور ایک اسر شیطان کا ہے اور ہے ایک اس اسر کی شیطان کو اس لئے بہت کی کہ
شریعت سے داند ہے اور نہ سمجھتا ہے اور جملہ کچھ ہیں کہ چاہے اس اسر کی شریعت سے لیں
اور نہ لیں داند ہے اور اگر شیطان لکھتے (یعنی کی جگہ احمد شریک (تخلیہ کی جگہ ہے)
حضور اقدس ﷺ کا اسر ہر کسی پر سے کاندھ اور ہر ایک کا ہر کاندھ سے ہر ہر کاندھ اسر
پندرہ گز لگاتے تھے۔ اس فتح سے اس فصل اسنی لگاتے ہیں " حدیث نبوی کریم ﷺ

حضور اکرم ﷺ اور یہ کہ مروج نبوی چادر پر ہی کے لئے شریف ہائے حق و عارفین
 گرامی تھے، حضرت سید عالمؑ کے یہ قول پڑا تو نبی کریم ﷺ نے باختر نامی احدیہ کا پانی کھ
 پر پھونکا، سید عالمؑ کے ملاقات ہو گیا تو حضور پاک ﷺ کی زیارت سے شرف حاصل ہوا اور اس
 ہے کہ طسلیع علی و سبھی فضائل سے اس پر دم کیا تو ان کے ملاقات ہو گیا اور اسی میں ہے کہ
 ارشاد فرمایا: یا سبط لا توکب عید من و جنتک هذا ایدہ ایدہ ان حد سے نکلیں مرے گا
 ۔ یحب المسلم علی المسلمت ، انی بر سلطان کے مرے سلطان پر چلتی ہیں ۔
 میں میں سے ایک چادر ہی کا کٹی ہے ۔ اناری شریف میں ہے ۔ ام المومنین
 عائشہؓ مود پر لڑتی ہیں کہ سب آپ ﷺ کی مریضی کو دیکھتے ہاتے یا کوئی چادر آپ کی
 خدمت میں حاضر کیا ہوا تھا آپ ﷺ فرماتے: لعنہ علی من روت علیہ ، و خلفت
 طسلیع ، لا ینفک الا علیک ، خدا لا بد من سبھا (انکسار میں ص ۳۵) (اسے لوگوں
 کے دست اس (مریضی) کے خوف و تکلیف کو دور فرمادے اور اس کو شفاء دے تیری ہی
 امانت اللہ ہے حال ہے تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء ہے ہی نہیں اسے ہی شفاء دے
 اسے ہی چھوئی کوئی شفاء دے)

حضور ﷺ کا چادر ہی فرمایا خداوند اقدس ان کے کمال فیاضی میں ہے اس لئے کہ ان
 حضور صلیع عروج الانس من طسلیع جلع و عرقہ عن مریۃ مصاب (فتح میں ص ۳۵)
 (فیاضی میں انسانی کا اپنے چادر مریض کے متعلق سے لڑتی اور اپنے ہم مریض کا اس سے
 حوالہ اختیار کرتا ہے)

ایک یہودی لڑکے کی عیادت اور دعوت اسلام :

شیخ الحدیث امام احمد زکریاؒ فرماتے ہیں :

مرکبوں کی عیادت اس حد تک کہ چادر شریف ہر یا کوئی معمولی آدمی ہر حج
 کہ غیر مسلمان کی عیادت میں لڑایا کرتے تھے ۔ ایک یہودی لڑکا حضور اکرم ﷺ کی
 خدمت میں حاضر ہوا کہ خدا کوئی خدمت میں لگی کہ چاہتا ہوں چادر ہر حضور اکرم ﷺ
 اس کی عیادت کے لئے شریف لے گا ۔ اس کا آدمی ہلتا تھا ۔ حضور اکرم ﷺ نے

حضور اقدسؐ آپ نے لئے لوگوں کا کھڑا ہونا پسند نہیں فرماتے تھے :

لَمْ يَطْلُبُوا الْمَاءَ بِمَلْحُونٍ اگرچہ حضور صواب کا اپنی اُٹھتی حرکت کا پہلکا نہ تھا
کہہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد کے موقع پر آپ کے احرام میں کھڑے ہوں مگر بڑا آپ
رحمۃ اللہ علیہ اس قسم کی ظاہر داریوں کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ صواب کا کھڑے نہیں ہونے
تھے۔

طاہر کرام نے اس کی ایک وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ حضور اقدسؐ اکثر حالات
ضروریات کے لئے کھڑے جاتے تھے اور ضروریات کے لئے ہمارا ہونا اور آنا ۱۹۵۶ء
تقریباً اس طرح ہر وقت صواب کرنا لازم تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اگور تھا۔ اسی میں کمال
تواضع کا پتہ بھی ملتا ہے۔

تھکیرا کھڑا ہونا مستحب ہے :

اصل طحا سے اس سے بڑھ کر ہے کہ کسی کی تقسیم کے لئے کھڑا ہی نہیں ہونا
چاہئے۔ حالانکہ اگر حضور اقدسؐ اور صواب کرنا تم سے تقسیم کے لئے کھڑا ہونا ۱۹۵۶ء ہے
آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینہ تقسیم کے لئے کھڑے نہ لے۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ
اور ہر ایک کے واقعات سے قیام تقبیل کا بیان معلوم ہوتا ہے۔

ابو داؤد میں روایت ہے کہ حضور اقدسؐ مسجد میں آئے اور سے ساتھ آئیں
کرتے تھے اور وہ کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت تک کھڑے
رہتے۔ جب تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ روایت خانہ میں گریب نہ لے جاتے۔ "خالی کاشی"
فرماتے ہیں: تَكُنْ اَلْحَسَنُ عَلٰى اَلْفِ عِلْمٍ وَسَلَامٌ بِحَقِّكَ لَا تَقُمْ لِنَدَائِهِ اَوْ حَتّٰى يَرْجِعَ
وَدَخَلَ (بخاری ج ۱ ص ۱۷۷)

اس لئے امام بخاریؒ بھی فرماتے ہیں کہ وہ آپ فضل و کمال اور ذاتی وجاہت و دای
شریفہ لوگوں کے لئے کھڑا ہونا مستحب ہے۔ وَ هَذَا تَقْدِيمُ التَّحِيَّاتِ مِنْ عَمَلِ التَّحِيَّاتِ مِنْ عِلْمٍ
وَ مَعْرِفَةٍ وَ عِلْمٍ وَ مَعْرِفَةٍ (بخاری ج ۱ ص ۱۷۷)

فرمان سے سنتے تھے۔ اس کے بعد وہ انہی اور جنرل دہلی حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں دھڑکتی تھیں۔ مہاجر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں دہلی ناصر کے صاحب میں کہ حاضر ہوتے تھے اور یہ کہ چنگھہ میں سے ٹکرا آتے تھے۔ مہاجر اکرم حضور مقدس ﷺ کی مجلس سے چار ہفتہ اور ٹکرا کے لئے منتظر رہا اور اس کی تکلیف تھی کہ وہی طرح کو سب اور شاہ دوسری تک پہنچا دے۔ سچ ہے۔ تمام مسکین و غنی غلام ہو گئے ہیں کہ میں نے اب انگریزوں کی آواز کے منتظر رہا ہوا تھا کہ فرمایا کہ حضور ﷺ غریبی ناصر کے حضور دہلی دہلی کو بھلا کر گئے تھے۔ جنرل تو کہیں میں ہفتہ خالی نہیں فرماتے تھے۔ آئے وہاں کی حاجت قہر فرماتے ہیں کہ انہی فرماتے اور منتظر نہیں فرماتے تھے۔ یہ آج کے کہ نام اور معجزہ کہ اکرم حضور فرماتے ہیں کہ انہی فرماتے تھے کہ اس طرف سے بھی دہلی پر حوالہ دے اور وہ حضور فرماتے۔ انہوں کو خطاب الہی سے فرماتے اور خود اپنی مجلس لوگوں کے تکلیف پہنچانے کا ٹھکانہ پہنچانے سے منع فرماتے۔ انہیں یہ جو احتیاط دیکھتے اور احتیاط کی تاکید سے کسی سے اپنی غلطی و غلطی اور غرضی غلطی کو نہیں دہاتے تھے۔ سچے اور حق کی انگریزی فرماتے۔ انہوں کے حالات انہوں کے حالات تھیں فرما کر ان کی اصلاح فرماتے۔ انہی ہفتہ کی مجلس فرما کر ان کی توجہ فرماتے اور نئی ہفتہ کی برائی سے کہ اس کو انہی فرماتے اور دیکھ دیکھ۔ حضور اکرم ﷺ ہر طرح میں حوالہ دے اور ہادی اختیار فرماتے تھے کہ کسی سے کہہ کر انہی کہہ کر فرمایا کہ انہی کہہ کر انہی کی اصلاح سے غلط نہ فرماتے تھے کہ یہاں وہی سے خالی ہو کر انہی کہہ کر میں جو سے وہاں سے کہہ کر وہی سے اس کا جائز۔ یہ کام کے لئے آپ ﷺ کے یہاں ایک خاص انتظام تھا اور حق میں کہ انہی جی فرماتے تھے۔ منہ سے کہہ کر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے غفلت کے بہترین افراد ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے لئے ایک غسل دی جاتا تھا، جس کی طرح وہی خاص مسکین برہمن کی بھائی چاہتا تھا۔ آپ ﷺ کے لئے ایک دھڑا دھڑا دھڑا تھا، جو انہی کی غم گھڑی اور حد میں نہاں دھڑا لے۔ حضرت امام مسکین و غنی غلام ہو گئے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی مجلس کے حالات اور ہفتہ کے ۱۲ انہوں

امت کے لئے ایسا وقت کی ایک بار مثال :

و جود الفس : یعنی ایک حسابہ اپنی حویلی کے لئے یعنی ہر منزل و گز
 حویلی خرویدہ پتھر کی پتھری کا حصہ ہر آدم و پیرہ کے لئے تھیں فرماتے : ہر وقت کا ہر
 حصہ حسابہ کے تھیں لہذا ہر حسابہ کی وہ حصوں میں بانٹ دیا کرتے : ایک حسابہ
 کے لئے ہر ایک حسابہ امت کی ہر ایک حسابہ کے لئے : صرف سوچنا و مخرج ہی کی فکر
 فرماتے : بلکہ قیامت تک آنے والے حسابہ امتوں کے لئے بھی حسابہ لیا کرتے : لیکن
 ہی اہم لکھ دیتے گی یہی لکھا ہے کہ الفس قسم جود الفس جود الفس یہ و بین
 جميع الفس سواء من کل موجوداً و من موجود بعدہ علی يوم القیامۃ و وسط
 فی سطح حصہ (۱) و ہر ایک حسابہ لکھ دیتا ہے ہر حسابہ کے لئے تھیں ہر حسابہ کو اپنے ہر
 سب لکھ کے کہ وہاں تھیں لکھ دیتا ہے ہر ایک حسابہ ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 کے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک

خاص وقت بھی خواہیں کے لئے وقف کر دیا تھا :

لیوذا قالک بالخاصۃ علی الخاصۃ لکھ دیتا ہے لوگوں کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک

تھیں حسابہ امت کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک
 ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک حسابہ کے لئے ہر ایک

نہیں کہ ایسی جگہ کا نام دے جس پر
 دوسرے قبیلے میرا کو نصرت (معاذ میں) لا کر مجھ سے طعن و تہمت کا طریقہ رکھ
 رہا ہے۔ یہ کہ میری اس بات کے دہرا کرنا سنا ہے۔
 دوسرے محبت و تالیف قلوب :

وَالْعَلَمُ وَالْمَعْرُومُ یعنی حضور اقدس ﷺ کی تالیف قلوب فرماتے ہیں
 انہیں اپنے سے بڑی فرماتے۔ اس کی مثال ایسے حقوق ایسے حقوق ہیں جن میں طمع و
 حسد اختیار فرماتے کہ ان میں شریعت ﷺ سے عزت کے جذبات ہیں جن سے نہ کچھ
 یہ طریقہ اختیار کرنے کی گنجائش ہے۔ ﷺ سے محض اور غور ہوتا ہے۔
 چاہے ﷺ کا کوئی غم اور کمال واضح قدرت ان کی ہی آیت کا صدق نام
 ہے۔ وَلَوْ تَحْتَ طَلْطَلٍ لَّحَبْلٌ فَأَنْشَرُوا بَنِي سَوْدَةَ (آل عمران ص ۷۵) انہیں آپ
 پر ایمان نہ تھا بلکہ وہ آپ کے پاس سے محبت جانتے اور حدیث میں آیا
 ہے۔ بطور اولہ بطور دوم بطور اولہ بطور دوم (تاریخ ص ۷۵) انہیں آپ کے
 لوگوں کو دشمنی سے اور ان کا عزت نہ تھا انہیں یہ سنا کہ میری کیا کر رہی ہے اس کے لئے اس پر
 ہاتھ بڑھا کر کھینچ رہا ہے۔

شرعاً جو قوم کا اگر نام :

وَمَكْرُومٌ مَكْرُومٌ كُلُّ قَوْمٍ بَوَّلَهُ عَلَيْهِمْ يُرَاقِبُ كَثْرَتَهُمْ وَأَمْرَهُ سَائِلُ كَرِيمٍ
 ظہیر فرماتے ہیں کہ سائیل کا یہ معنی ہے کہ ہم سب سے زیادہ گندہ لے رہا ہے اس کی یہی
 ظہیر ہے اس کی یہ بات فرمائی کہ اَلَا تَأْتِيكُمْ كَثْرَتُهُمْ قَوْمٌ لَا تَكْرَهُوهُ وَهُوَ عَلَيْهِمْ حَتَّارٌ
 نَسِياً وَحَسْباً (الہ طبری کتبہ کلاؤں میں موعود) (تاریخ ص ۷۵) (پس
 تمہارے پاس کی قوم کا معنی ہے شریف جس کو تمہارے لئے تمہاری عزت و کرامت کیا کہ
 نہ کہ وہ اس کی سے یہ اور سب دوسرے کے خلاف ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ظہیر ہے جو اس کے قریب ہے۔)

وَبَوَّلَهُ عَلَيْهِمْ اِي وَجَعَهُ وَفَاءً اِي مَا كُنَّا عَلَيْهِمْ وَهَلَا مِنْ نَعَمٍ حَسَنٍ لِّظَرِّهِ

فرما کر کہہ دیا کہ ان کی ساتھی اپنے ساتھ لے جانے کے لئے حوالی کر لی جس حوالی میں تھے
 کہ وہ وہی ایک ٹھکانے میں گئے وہاں آئے اور کہنے لگے کہ لگے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم سب جانے
 کے لئے کسی ساتھی کو حوالی کر دے ہو، میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔

وہی ہضم اور غصہ جھگڑا کی طبعیت میں حاضر ہوئے اور حوالی کیا کہ لگے یہ حقی
 قی کہہ غصہ جھگڑا نے اور اذیت فرما کر کہی ہے، انہوں نے بدلتا ہوا غصہ جھگڑا
 سے خوفزدہ کر دیا کہ جب تم اس کی تمہاری آواز ہو، اس کے قریب پہنچو تو اس سے بھاگنا، جس کے
 لئے کہ ایک غریب انسان ہے کہ اپنے گری ہوئی سے (اور ایک قیدی کا کام ہے بالکل ادا رہا۔
 وہی غصہ جھگڑا کہ جس کے ہمہ دلوں میں دے، جب ہر سے اس کی قوی آواز نہیں کہ
 وہ اس سے کہنے لگے کہ میں اس کو کہہ دے لی آؤں، اگر میرا بھلا کرنا، میں نے کہ کیا
 حقائق ہے، اس کے جانے کے بعد لگے غصہ جھگڑا کا رونا پڑا، اس بھاری سے پنا
 ہوا کہ کہہ لیں، یہ قہری اور میں میں نے دیکھا کہ وہ پناہ لوگوں کے ساتھ آ رہا ہے
 مگر میں احتیاط کی وجہ سے بھاری چلا گیا، اس میں کی لڑائی سے احتیاط کا غصہ اور دیر ہے۔
 اس کے بعد، جس دور میں غصہ، اگر جھگڑا سے لوگوں کو احتیاط کی فہم حصول ہے۔
 اس لئے یہی سچی بات ہے۔ (غصہ کی ۱۹۲)

طبی اور جان بیکسوئی کا تھا :

وہ جس میں وہی جھگڑا تھا کہ انہوں سے کہہ کہنے لگے کہ وہ یہ
 اس بیکسوئی کے برائے کے ساتھ غصہ، وہی اور ان کی غلطی میں کی نہیں، نہ بڑے تھے۔
 لوگوں سے سبے تکلفی میں حزم اور احتیاط :

وہی بھلا طبع من غلام تو میں غور ہو اور ان کی غلطی سے نہ بھلا کرنا ہے
 جس کے جس کی غلطی سے غور ہو اور ان سے غلط کرنا کرتے ہیں۔

شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ انہوں نے کئی بار غلطی کی تھی، انہوں نے غلطی کی تھی،
 وہ انہوں نے غلطی کے بارے میں غلطی سے غلط نہیں دے پاتے تھے۔ یہاں یہ غلطی کا برقرار

نہی کی ہو چکا ہو اور سحر ۴۴

دعوتِ اعلیٰ ہے کہ حد سے ہی کرم چکھنے کے علاوہ کچھ بھی اچھانے کی ضرورت
نہی ہے۔ (مکمل)

تمام حاضرین مجلس خصوصاً فرماتے تھے :

یعنی کل حلقہ مجلس آپ چکھنے طریقہ سادہ ہے یا اچھانے

پینے کی بات، تو ایک اور چارہ بھی سب کو دینا ضروری ہے کہ حد سے کھانے اور پینے کی بات
نہی ہے، بلکہ حد سے سب کو روکنا چاہیے اور سب کو حد سے کھانے اور پینے کی بات
چکھنے کی بات ہے اور حد سے کھانے اور پینے کی بات ہے۔

حاضرین مجلس کا تاثر :

لاہور جلسہ آپ چکھنے کی محبت میں اپنے دلوں میں ہر ایک کی

کھانے کا نام چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

مختلف اور سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ

ہر ایک کا نام چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

دیکھا گیا ہے آپ چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

وہاں تک کہ ہر ایک کا نام چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

ہر ایک کا نام چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

طویل کلام اور طویل نشست پر ناگوارگی ظاہر نہ فرماتے :

من جلسہ لیکن حضور انور چکھنے اپنے حاضرین میں نہایت

دائریہ اور خوشنویس کو قاری کرنے میں چلی گئے تھے۔ حضور ہی صاحبِ حق

حضور علیٰ نبیہ وسلم وعلیہ السلام والاہم وعلیہم السلام والاہم وعلیہم السلام

والسلام علیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم وعلیہم

تک اور اپنے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

ہر ایک کا نام چکھنے کے سب سے زیادہ تر یہ ہے کہ آپ چکھنے کے سب سے

تخلی کر دے (تخلی کرنا کو بھی خاص ہے) لیکن اللہ آپ ﷺ کے پاس گویا سہری
نئی دھواں لگا رہا ہو، جسے دھواں نکالتی لڑاتے ہیں، 'فکن حسبي الله عليه
وسلم لو احدث بشئ عني احبده عليه' (مستطاب ص ۳۳)

اپنی حضور نبوی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس اکثر اوقات میں تو عطا فرما دیا مگر یہ
سے ہوا کہ جسے اللہ تعالیٰ شریف کی معرفت ہوتا ہے وہ بہت ہے کہ کہیں ہی کہیں چاروں
۱ حضور نبوی ﷺ سے یہ کہہ سکتی "ہاں یہ وہ بھری پوری ہے کہ سب شریف
۲ سے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبوی ﷺ سے حضور نبوی ﷺ کو اپنی کلمہ
پر پہنچا کر رکھ دیا ہے کہ "آماں ہو کہ"

معرفت ہوتا ہے ایک اور ہی صفت میں کہ آپ ﷺ کی شہادت 'فراتی'
تخلی کر دے (تخلی کرنا کو بھی خاص ہے) فرماتے ہیں کہ "اللہ سے اس کی کرم ﷺ شریف
لائے۔ آپ ﷺ اللہ کی حمد و ثناء سے یہ سہارے اللہ کی طرح آپ ﷺ سب
سہری پر ہوتے تو اپنے پیچھے کی کلمہ ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی یہ ہوا کہ
آپ ﷺ حضور نبوی ﷺ سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی یہ ہوا کہ
آگے۔ سب آپ ﷺ کہہ کر شریف ہوتے تو ان ہی صفت کے ہیں کہ آپ
ﷺ کو عطا کیا۔ آپ ﷺ سے ایک کلمہ کا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی یہ ہوا کہ

صفت آپ سے متبادل کرتے ہوئے کلمہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی یہ ہوا کہ
عطا عطایت ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حد تک جو عدم مطلق
اللہ تعالیٰ ملک میں کلمہ اللہ تعالیٰ عظیم ہو مبع (اللہ تعالیٰ ص ۳۳) (اللہ تعالیٰ سے عظیم
ہوتا ہے کہ کی کرم ﷺ اپنے صحابہ کی ذہانت و طاقت اور پوری پوری کلمہ اللہ تعالیٰ
کرتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کا حصول کی ہے)

(۳۳۶) عَمَلٌ لِّلَّهِ فِي عِبَادٍ مِّنْهُمْ اَمْرٌ اَوْ لَوْحٌ مِّنْ عَمَلٍ لِّلَّهِ فِي
لَوْحٍ مِّنْ عَمَلٍ لِّلَّهِ فِي عِبَادٍ مِّنْهُمْ اَمْرٌ اَوْ لَوْحٌ مِّنْ عَمَلٍ لِّلَّهِ فِي

على الله طوبى ونعيم يوسف والحسين في الجنة وفتح على يوسف

[illegible]

دورانِ صحت (۶۰+) کی عمری میں "مستقیم" اور (۶۰+) کی عمری میں صحت کی حالت کے
دورانِ صحت "مستقیم" اور صحت کی حالت کے مستقیم۔

مکملہ

مسماني ومول الله علي الله عليه وسلم يوسف والقاسي في حمراء. فاج
البحر ١ القرب و هو طرفة العين من لسان الصبر يوضح له عذرا ويطلق على
المنج من الضرب و على الثاني من الجليل و حاتم الحود و حاتم اسماعيل و غير
ذلك من اهل اهل بصرى

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

وكانت حجة علي بن ابي طالب عليه السلام

growth, culture, the English, the young, the city.

1000 1000 1000 1000 1000 1000

...and the ...

100

[illegible]

سے طرف دھڑکتی تھی کہ کائنات خدا پر حاکم ہو سکتی تھی۔ اقلہ میں بھی اللہ تصور ہے (کسی نے تم پر یہ خاص ہی نہیں (نیت) ہماری طرف دہائی کی تھی ہے)۔ کمالی لورہ علیٰ تصادفا بشر حاکم ہو سکتی تھی (۱۱)۔

کمالی عزت و کرم :

ہماری لورہ ہماری تہذیب کی ہے۔ ہم مانع علیہ ذہب قط و تم ہنر عقل پر یہ تصدیق و تکریم ہے۔ یعنی "عزت" ﷺ کے جو طریقے بھی یہ کہیں تہذیب تھی اور ہی ہیں آپ ﷺ کے جو طریقے ہیں وہ تہذیب کے لئے ہیں اور ہی۔ یہ آپ ﷺ کی کمال عزت و کرم ہے۔

علماء کی تحقیق :

شیخ محمد بن سعید بن عابدی لکھتے ہیں :

اور علماء کی تحقیق یہ ہے کہ حضور خدای ﷺ کے ہاں وہ کلام میں ہوں نہیں پڑتی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہاں ہوں کے کلم سے یہ آہٹ ہے اور ہون سے وہ تھی ہے اور حضور خدای ﷺ سے مراد ہے۔ وہیں تک پہنچی کہیں تھی اس طرح آپ ﷺ کا یہ یہ وہ مراد کلام ہے اور انہوں نے اس کی پاداش۔ یہ وہ مراد کلام میں ہوں کا کہیں گزرتا تھا ہے۔ اس کے خلاف کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اس واقعہ سے کہ شاید کسی اور سے کہ ہاں چہ ہوگی جو حوائی رہا ہے تھے۔ یہی حوالہ لے رہا ہے کہ حوائی کہہ رہی اور ہوں کی تعظیم کے لئے کہ یہ سب سے حضور اکرم ﷺ کو اس کا احترام کرتے دیکھیں گے (۱۲)۔

قرآنی میں جاتھن عند حسن خلق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت احد من صحابہ و انہم علی ما قالہ لیسک (امتداع میں جاتھن لای کریم)
 سے روایہ میں اور ان کے عقائد و افکار کی بھی نہیں تو یہ نام نہاد "پہلی بیت" (گھرانے کے
 افراد) میں سے کہنے لگی آپ ﷺ کو اگر بھی ہوا تو آپ ﷺ اس پر ایک کہ کر
 "خبر ہوئے" آپ ﷺ کے اخلاق مت کا اندازہ لگایا، وہ یہ ہے۔ خاصاً ان کے
 لڑائے ہیں "وہو علوا حسن الخلق منہ یحفظ الناس بالجمال و البشر و الفضائل
 لیسئل الالہی و الاستغاثی علیہم و العلم و العسر و ترک الخوف و الاستطاعۃ
 علیہم و تعصب فیضا و تعصب و علو احوال" (موسم ص ۳۳) لیکن ان کے دماغی کے
 دیکھتا مظاہرہ انہی کے مرکب کے عہد و زمانیہ سے ہے۔ انہی تعصب و سرائی کے طور میں
 دوسروں کی مخالفت و مخالفت کرنے کے لئے ان کے صاحب کی گہ کھلی یہ وہی سرائی ہے
 وہی یہ بتائی کی ان کا ترک ضرورت و احسان کے موافق ہو رہی ہو گئی کہ ان سے یہ بات
 بدل چلنے کا کام نہ ہو، لیکن سے ان کتاب آپ ﷺ کے کہہ رہا تھا ان صحت کے ساتھ اور
 انہی میں ہر جی۔ ان کی سادہ آپ ﷺ کے اخلاق صحت ہیں۔ میرے آپ کے
 اخلاق صحت ہیں۔

باب خدا کی صفات اور ان کے پورے صفتیں ان کے کہنے کو ان کے اخلاق کی ایک
 ایک کتاب کہہ رہی ہیں۔ وہ صفات انہی میں انہی میں و بعض صفات انہی میں
 بدل لیں انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں
 (انہی میں ص ۳۳) (میرا کہ صاحب انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں انہی میں
 اسلام کے سب اخلاق کے ذکر کے لئے نہیں لکھا میں میں انہی میں انہی میں
 اخلاق اور نصائح کا ذکر ہے خدا تو انہی میں آپ ﷺ کے اخلاق انہی میں ہے وہ انہی میں
 کا ذکر انہی میں سے پہلے ہونا ہے)

کے لئے آج ہے انور نے یہ اس کا سچا وطن ہے اس کا آئینہ کی گمان ہے بچہ کا آج ہے
 بچہ کا آج ہے ایک سو بچہ کا آج ہے بچہ کا آج ہے بچہ کا آج ہے۔

محترم صاحب فرماتے ہیں مگر ہماری جان میں یہ بات کی زد کی تھی کہ لاہور میں
سے پہلی بار ایسی کی گئی کہ لاہور کی گزشتہ آپ جھگڑا بھی اسی موضوع میں شریک
ہو کر اپنے گھر پر ایک بار حضور سے ملے اور وہ آپ کو تمام حالات بیان کر کے
خود اپنے گھر پر اس کا ذکر کرتے تو اس موضوع میں بھی شریک جھگڑا ہو جاتے اور اگر ہمیں
میں خود پہلی کی بات کا ذکر نہ ہوتا تو یہی جھگڑا بھی شریک ہو کر جھگڑا موضوع سے تعلق
وہ بھی خود اپنے حالات سے مراد فرماتے۔

SECRET

فَلْيَكُنْ لِلَّهِ حَمْدًا دَائِمًا ۖ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ .. شیخ محمد صالح المنجد نے کہا ہے کہ اس آیت میں اللہ کی تعریف اور اس کے خالق کی سبکی ہے جو کچھ کیا ہے، انہیں بے حد تعجب سے نہ دیکھ کر برا سمجھنے میں (مفسر محمدی رحمہ اللہ کے کلام سے) کہ اللہ عزوجل ہے اور تعجب نہ ہو کہ آپ رحمہ اللہ کے ہزاروں کے حالات جاننا ہوں۔ اس لئے میں تم کے تذکرہ کی ضرورت سمجھتا ہوں کہ میں چاہی بھی تھا کہ آپ بھی بھی ضرور حضور محمدی رحمہ اللہ کے معجزات سے بہرہ مند ہونا چاہئے اور تم کو بھی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے

[illegible]

میں نے اس وقت (یعنی یہ سب کتاب تخلیق کے حالات میں نے چاہ کر اس میں) کہ تم لوگ، میری ایک (مکمل و پور) حاصل کرنے کے لئے مجھے بھی اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ میں اس میں اس وقت کے حالات کو تخلیق کرنے کے لئے "میں نے اس وقت کے حالات کو تخلیق کرنے کے لئے" نے اس وقت کے حالات کو تخلیق کرنے کے لئے اس میں

[illegible][illegible]

و حج و مسجد کی بہادرک خوشبو :

و لا حسرت منکافظ کنی یا ہاشمؑ آپ ﷺ کے جد و بہادرک
کی دینی خوشبو تھی، کسی عطر یا مشک، لہریز کی خوشبو نہیں تھی۔ اکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :
”بیشک اللہ نے ہاشمؑ کو خوشبو سے بہرہ بخشا ہے کہ وہ خوشبو دینے والوں کے برابر ہے۔“
کہا کہ آپ ﷺ کے ہر ہاتھ، ہر طرف کی خوشبو کی خوشبو میں پہنچا کر دے۔ یہ حدیث صحیحہ
الحکمیہ (اصحیح ابن ماجہ) میں ہے۔ ہاشمؑ کا جد و بہادرک حبیب و محبوب تھا، اسی واسطے
سے آپ ﷺ گوارے تھے، سو آپ کا نام آفتاب ﷺ کی خوشبو یا کراہی دانتے
ہاتے اور آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ میں لے کر غریبوں کو دینے والے تھے، ان کی ضرورت پر
سے دینے کرتے تھے، کہ رسول اللہ ﷺ میں دانتے سے گوارے دینے والے تھے
آفتاب ﷺ کو حائل کرنا اور خوشبو سے بچانے لیا کہ آپ ﷺ میں دانتے سے
عطر لگاتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے : اور فرماتے ہیں : اکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم عطر فی طریق من طریق النبیاء و جدواہ و دھواہ قطب و القواہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عطر قطری (اصحیح ابن ماجہ) اور ابن عباسؓ نے فرمایا :
”وہام ﷺ ہم پر عطر کے پانی میں سے کسی ادا کی خوشبو لگاتے تھے اور
سوائے آپ ﷺ کی خوشبو یا کراہی دانتے سے آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے لے کر حضور
ﷺ اسی دانتے سے گوارے ہیں۔“

ایک بار حضور انور ﷺ حضرت ابن عباسؓ کے گھر آ رہے تھے کہ حضور
ﷺ کو پہنچا : ”فجداتہ و بنوہ و صحبہ لہم عطر اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ و رسولہ من ملک ملک لیسہ فی علیہ و عمر قطب قطب۔“ (حضرت ابن
عباسؓ کی روایت) ایک شخص انہی اور ان میں حضور ﷺ کو بہادرک بخ کر دے گا
نہیں۔ اور حضور ﷺ نے اس پر دے کر دے کے حضور ﷺ پر چھ خوشبو لگے، جواب
اسی عرض کیا ہم اس کو اپنی خوشبو سے داریں گے اور بہادرک بخ کر دے گا کہ وہ اس کی خوشبو سے

بناؤں میں سے تھے۔

ترجمہ : امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے کئی دن مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر حدیث بیان کی۔ میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

روای حدیث (۳۳) "اسم منی" کے واسطے سے "ذکرہ" میں بیان کیا کہ ترمذی "اسم منی" میں بیان کیا۔

ترجمہ : میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو اپنے علم میں لانے کے واسطے سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔

لہذا کہہ لیں **حَقِّکَ کَاذِبٌ مِّنْ سَفَرٍ**
 محکم سے پہلے حق کہہ دو، ورنہ اس پر عمل ہی اور ضرر ہے۔ چنانچہ حضور انور
 ﷺ سے اس امر کا سننے کے حق اور محکم ہونے کی تردید ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

شور و شغب سے مکمل اجتناب :

و لا مصداقی الا سواہی
 کہتے ہیں۔ یعنی بارگاہی میں جھگڑا نہ کرتے تھے۔ بلکہ مکملاً سواہی کنوئیں میں
 آگے حضور ﷺ کی طرح اذیتوں کے سماع پر مصلحت اٹھائی کی ہے۔ کعب
 امیر نے کہا کہ علیؑ خود اس حد میں پس خط و خط و لا مصداقی الا سواہی
 تو بات میں ہے کہ **حَقِّکَ** میرا حق ہے یا کوئی اور خط حجاج نہیں ہے۔ نہ اس میں چارے
 دیا میری ہی شور کرے گا۔

ہر ایک باوجود میں سرفراز ہو گیا۔ اس کی بھائی "امامہ" نے مالک سے روایت
 نقل کرتے ہیں : "کیا آپ باوجود کسی کوئی اذیت نہ کرنا چاہتے تھے؟"
 بارگاہی میں نہ ہوئی اور نہ سے بات نہیں کرتے تھے۔ کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نہ لڑا کرتا
 تو اس کا بدلہ دینی سے نہیں دیتے تھے۔ اسے صاف کہہ دیتے تھے۔ تو بات میں نہ ہونے
 آپ ﷺ کی طرح اس کا بدلہ نہیں کی ہے۔ نہ ہی اس میں خط و خط حجاج ہے اور نہ
 بارگاہی میں نہ ہوئی اور نہ سے بات نہیں کرتے تھے۔ کوئی آپ ﷺ کے ساتھ نہ لڑا کرتا
 ہے۔ اس کی باتیں یہاں تک کہ نہ ہے۔ خطاب (عید حضور) میں اس نے کہہ گا
 (**حَقِّکَ**) اور اس کے سامنے (حضور) خط و خط و لا مصداقی الا سواہی ہوں گے اور
 نہ کرتے ہوں گے (ہر ایک باوجود)

نوائی کے بدلے نوائی نہ کرتے :

و لا مصداقی الا سواہی
 یعنی اور نہ ہی کا بدلہ دینی سے دیتے تھے۔ بلکہ
 نہ کرتے نہ ہونے اور اس میں نہ ہونے بلکہ نہ ہونے **حَقِّکَ** کے ساتھ کوئی نہیں بدلتی۔

رہ گئے ہیں کہ سب گھوڑوں کی سوانحی کے لئے عمر و تنہا ہی رہ گئے تھے۔
 حضورؐ کو ایک عاصم کے ساتھ میں سے نکال کر فرما دیا گیا تھا کہ اس کے
 ہاتھ سے کیلئے سے فارغ ہو کر ایک دھار کے قریب ٹھہر جائے۔ کیا اس سے آپ
 ﷺ کے کرتے اور چادر کے پتوں کا کیا کر لیا یہ نہ توئی ہوئی ہے کہ اسے کہہ کر ! (ﷺ)
 آپ ہر طرف سے گھوم کر گئے خدا کی قسم ! میں تم سب کو دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سے
 کون سا میرا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ تمہارا کیا کہنا ہے خدا کے قسم میرا کیا کہ
 رہا ہے۔ خدا کی قسم ! اگر مجھے حضور ﷺ کا دربار سے کوئی چیز دی گئی ہو تو میں اسے
 حضور ﷺ کو ہی دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ سچ ہے اور تم کے لیے میں نے فرمایا کہ تمہارا
 میں ہوں یا ایک اور چکر کے ذریعہ پہنچا ہے۔ وہ یہ کہ مجھے حق کے ہوا کہ اسے میں نے فرمایا ہے کہ
 کہتے ہیں اس کو صحابہ کرنے میں ہر طرح کی شجاعت کرتے۔ چاہا اس کو سنا چاہا اس کا حق
 ہوا کہ وہ تم نے جو اس کو انکا ہے اس کے ہاتھ میں لیں (۲۰) اس کے بعد لا تفرقوا بین
 محمدیؐ (اس کے صحابہ سے نہ بڑا اور نہ چھوڑو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ پورا صحابہ ہوں
 میں ہوں مگر ان میں محمدیؐ زیادہ ہوں۔ میں نے یہی چاہا کہ یہ میں ہوں کیسے؟ حضرت عمرؓ
 نے کہا کہ حضور ﷺ کا یہی قسم ہے۔ زینؓ نے کہا کہ عمر! تم لکھو کچھ کہتے ہو انہیں نے
 فرمایا کہ انہیں۔ میں نے کہا میں نے یہی عرض کیا ہے انہیں نے فرمایا کہ یہ میرا دکان کا نام
 ہے۔ میں نے کہا کہ یہی وہی ہیں انہیں نے فرمایا کہ انکا دکان آؤں یہ کہ حضور ﷺ کے
 ساتھ تم نے یہ کیا ہوا کیا۔ میں نے کہا کہ یہ سچ ہے نہ کہ میں سے وہاں میں لکھی ہو گئی
 تھی۔ میں نے لکھا کہ آپ تک لکھ کر اسے کی قیامت لکھی ہوئی تھی۔ ایک ہر کا آپ ﷺ کا علم
 آپ ﷺ کے حضور یہ صاحب ہوگا۔ دوسری یہ کہ ان کے ساتھ علمت یہ ثابت کا ہونا ان کے
 علم کا ہونا ہے کہ آپ ہوں ان کی اچانک کر لیا ہوا تم کو اپنے واسطہ کا کہو کہ انہیں ہوں میرا
 آؤں میں اس کا کہہ کر یہ صوفی ہے۔ اس کے بعد حضورؐ کی خدمت میں یہاں آئے اور
 اس طرح ملے۔ اس کے بعد میرے سے عمرؓ نے میں شریک ہوئے اور انک کی کڑائی میں
 قیام رہے۔ دینی اٹھ کر وہ جگہ (میں لکھی ہوئی)

فرمان حضور ﷺ کے کہتے ہیں، گو یہاں ہے لیکن پھر آواز نکلتی ہے۔ کہتے ہیں یہاں سے اس وقت تک مسلمان بھی نہ جاتا بلکہ خلی کے طور پر بظاہر مسلمان تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا معاملہ اس وقت تک مبالغہ میں کے ساتھ مسلمانوں ہی جیسا تھا۔ اس لئے اس کے ساتھ بھی بیکار نہ تھا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کے معاملے کے بعد جب مقدس مکانوں و خانوں مرتب ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک میں مسلمان ہی کہہ دیا تھا جو مرتب ہوئے تھے ان میں سے ہر ایک مسلمان ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانے میں چھوٹے کی شریک ہوئے۔

دفع حضرت کے لئے برائی چاہن کرنا غیرت نہیں ہے :

حضور اقدس ﷺ نے ہی لئے اس کے آنے سے ان کی حالت پر صبر فرمائی اور چونکہ یہ نہ حضور اقدس و نہ رسول کا حضرت سے چاہنے کے لئے تھی اس لئے یہ کام شرفا حضرت کی حد تک داخل نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی شخص کی برائی کسی حد سے تجاوز کرنا کہ اس کی برائی کا آثار نہ رہ جائیں اور ان کی شخص میں نہ گھس جائیں۔ حضرت کی اس شخص میں داخل نہیں ہے۔ ان کی خواہش کے مطابق ان کی حالت کو خود کو تسلیم کھانا ملے اور میں دیکھتا ہوں اس کی طبیعت چاہئے ہے۔ اس کے ساتھ رہنے پر اس کے ساتھ زندگی اس کی طبیعت کہہ دیا اس کے پاس کرنے کے لئے فرمائی۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کی خصوصیت حد تک شریف تھی۔ نیز حضور اقدس ﷺ کی حالت شریف سب ہی کے ساتھ زندگی کی تھی اور اسی وجہ سے اس کے آنے سے پہلے ہاتھ نہ ملے اور میرا کہ اس پر محتاج بھی نہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس طرز کی وجہ سے اس کو گھس نہ گھس۔ وہ جو بھلا آواز نکلتی تھی جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس طرز سے حضرت کی وجہ سے اس کا نفس دور فرماتا تھا۔ گھس دیا اس دھوکہ کی وجہ سے ان کی صورت میں چاہیں یا کوئی برائی اسے اس کے سامنے نہ دے دی کہ اپنے ساتھی ایک خصوصیت نہ جاننے کے لئے ایسے ہی ہی خصوصیت نہ دے کہ اسے گھس دیا کرتے ہیں۔ (تفصیل میں ۲۲)

فتح مبارک ان کے لئے تھی کہ وہ ایسی فلک علیہ ہدی ہو من الصبح و
الغسق علی الامام المعروف علی بن ابی طالب علیہ السلام علیہ السلام

الایمان منصرف القابل بخلل القاطر فرقا بد الصغریٰ علی اللہ علیہ وسلم و علی
 و ما من یکر تصور انکون القیام و یسجون به فی اوقاف القیام هذا القیام خرج من
 القیام القیام منکم لیس یصل علی صرح القیام ذلک القیام من الصغریٰ علی
 علیہ علیہ وسلم علیہ من علیہ علیہ و مسٹر لہ لا علیہ و علیہ و علیہ (۱۷۱)
 اور یہ امر آپ حنظلہ کا اپنی امت کے ان میں جو کہ کا حکم لکھ رہا تھا، ایک ہی امت
 کے واسطے لکھ رہا تھا کہ یہ مسٹر لہ لا علیہ و علیہ و علیہ (۱۷۱) کے بھی خبر دی تھا کہ
 اس قسم کے اصل ہوا کہ لکھ رہا تھا کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی
 کا یہی الفاظ اصل ہوا کہ اس کے اصل ہوا کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 اس قسم کا راجہ بنی حنظلہ کے ہوا کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق کے واسطے تھا کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی

انہما کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے اپنے واسطے لکھ رہا تھا کہ اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی

ابن جبر علیہ السلام نے اپنے واسطے لکھ رہا تھا کہ اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی
 کہ یہ ہے کہ یہ ہے کہ اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی اس کی خبر دی تھی

ہی سورج طلع، کھور طلع، جمل طلع، مع طسکون و طرطر و طسکوع و طسکوع
و عدم طسکوع۔ (اصول ص ۲۵۹)

(۳) ایس بظ و لا غلط لفظ لاسی غلت کہ نہ غل غلہ لاسی غلہ ہی یعنی
اسد خدا علی غلطہ السار و لاسر علی غلطہ القلب۔ (اصول ص ۲۶۰) (اسی کی سے
ایک لڑائی کی یہ کوئی اور دوسرے کا غلط دلی گول کیا جائے گا)

آپ کی یہی غلط قرآن مجید نے بھی بیان کی ہے۔ **وَلَوْ كُنْتَ فَطًا لَغَلَطَ**
فَلَقَابَ لَا تَقْوُوا بَيْنَ غَوْلَتِهِ۔ (آل عمران ص ۱۵۵) اگر آپ کفر غیبت اور غلط دلی سے
بے پروا آپ کے پاس سے ہوا گزرتا ہے۔ ہی ایس فہ جملہ و لا غلط
(اصول ص ۲۶۱) (اسی آپ تجلّی میں کفر میں اور غلط دلی بھی تھی)

(۴) و لا مصعب و لا فضل نہ آپ بچ گز چکا کہتے کہ غیبت
کرنے والے تھے اور حق سے غافل اور حق کوئی کرتے تھے۔ ایس کھور طسکوع
ہی الصاب و لا عرف طسکوع و لا یلع بعد (اصول ص ۲۶۲)

(۵) و لا غیب و لا مضاج ہی لا یحب غیوہ ایذا۔ (اصول ص ۲۶۳)
اسی نے کسی دوسرے شخص کی غیب بھی کرتے تھے کہ غیبت کہ کسی دوسرے کے محبوب غیب
کے ہائی۔ و لا غیب طسکوع۔ (اصول ص ۲۶۴) (اسی کہتے تھے اس غیب
کوئی اور غیب بھی کرتے تھے کہ یہ وہ وہ ہے یا یہاں ہے یا وہاں ہے یا وہاں ہے یا وہاں ہے
معلوم ہو کہ اس کی ایسا ہی ہے ایسا ہی ہے۔ مضاج کا اسکی زیادہ بات سے غیب کرنے
و نہ یہ وہ غیب کرنے وہ غیب کرنے وہ غیب کرنے تجلّی میں غیب نہ
کھم سے ہوا ہے۔ وہ کسی کے ہاتھ کی اس کی بھی کرتے تھے۔ یہاں آتے ہیں
مخدہ اس کا حق دے کر کبھی بھی کرتے تھے۔

(۶) بعد علی خدا لا بدھی اسکی حق کتاب طسکوع کہتے کہ نہ
اس کی حق نہ اس کی حق نہ اس کی حق نہ اس کی حق نہ اس کی حق نہ اس کی حق نہ
کے ساتھ نہ اس کے ساتھ نہ اس کے ساتھ نہ اس کے ساتھ نہ اس کے ساتھ نہ اس کے ساتھ نہ

نہیں کہیں کہ ہمیں کوئی عقلی چیز ملتی نہیں ہے۔

(۱۱) لا ینکم الا فیما وجہہ آپ ﷺ صرف ہی گفتگو فرماتے تھے جو
باعتبار برائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھا رکھنا اور مطلب جو میں جانتی تھی
میں ہی عقلی طریقہ معقول (اور ان میں سے) اگر آپ ﷺ کی کوئی بات کوئی عقل
اور کوئی عقلی چیز انگوٹھا میں پائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۲) واللہ انکم اطری میں نہیں دیکھتا آپ ﷺ انگوٹھا رکھتے تھے یا نہیں
میں نہایت ہی خاموش آنکھیں پکے رکھے ہوئے بیٹھتا، گویا ان کے سروں پر پردہ لٹھے
ہوں۔ اور اسی حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ ہاتھ سے نہ چاٹیں گے۔ میں تو عموماً دوا مہم
فی الخرج و نظروا فیہا و انصروا فیہ و استمعوا کلامہ و اسروہم و اولاج
و دوا مہم و مستحبہ (مسلم ص ۲۵۹) (یعنی اپنے سروں کو چھانکے اور نکلے، پکے دھن کی
طرف نہ دیکھتے تھے آپ ﷺ کے کلام کے متعلق اس پر یہ بھی قابل غور ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے سے گئے پہلی قوم اور ان کا کیا کرتا کرتے تھے اور انھیں لا ینکم
الا علی ما کنین ما کنین قال۔۔۔

قالا جلتہ برکتہ شکاکہ

دلتہ علی دوا مہم الخرج

(سوانح صحیح ص ۲۵۹)

(حساب دہائی لکھتے ہیں کہ پردہ سے دوا کی مانت (خاصاتی غیر تحرک) باہر بیٹھا کرتے
ہیں۔ مثلاً اگر کہتے ہیں کہ جب غلیظ خاکہ (عرب کا شہر یا دارمیل) وارد ہوتے ہیں
تو ان کے سروں پر (بہت خاصاتی) چھوڑ دیں گویا کہ اسے لٹھتے ہیں)۔

اطری "اطری" سے ہے، خاصاتی ہونے، پہنچنے، لگاؤ جھکا کر دھن کی طرف
دیکھنے کو کہتے ہیں، لا اطری ان یطری مصروفہ فی مصروفہ و یسکتہ صاککا (ابلیس)
(اطری کا معنی اگر چہ ہی خاصاتی کے ساتھ نکلے جھانکے دل کی طرف صلب ہوا) و
نکوہم اطری نکر اطری نکر ان فی صلی اللہ علیہ وسلم (کا پڑھیں) لا اطری کا معنی سرکہ

ہمکانہ غاصبی ہونا کلام عرب میں مستعمل ہے چنانچہ طبرانی صاحب نے بحث حدیثی میں بطریق کون سی حدیث منقول کیا ہے۔ عرب ہلک کر کہیں چہ نہ سکا کہہ کر کہنے کے لئے ایک طرح سے جتے۔ بطریق کمر اعلیٰ کمر ان الصفا فی القرون کا ہے کہ اگر کون لم کہے۔ اسے کہہ کر کہیں لم (چپے) کہے۔ یہ ایک غور مرثا متحییٰ میں (کرار کہنے کا بیان کیا ہے)۔

گویا صحابہ کا قصد خاطر میں اہل آپ ﷺ کی صحیحہ مہذک میں برائی صحیحہ نہ کرنا آپ کی فکر میں آواز اور قریبات نظیرہ و اجازت و غیرہ سے مستفید ہونے اور سچے حضور حق کے علوم و صفات کا دیکھنا اور شہادت و بیانات اور اطوار و اجازت سے اپنے سخاوت کو خود کر کے دینے۔

۱۲۸) اسکت فکلموا۔ جب حضور حق ﷺ کا سوال ہو جاتے ہیں صحابہ کا اہم منصب ضرورت اہم گفتگو کرتے۔ طبعہ لیساء فی الہم لہو یکتون و ایضا و فی الکلام و لا یکتلمون فی اللہ حدیثہ کذا فی بعضی الادب (تاریخ ابن ۲۰۵) (اس میں یہاں شہد ہے کہ صحابہ "نہذا بقدر ما لکلام کیا کرتے اور حق آپ ﷺ کی باتوں کے دیوانہ گفتگو کیا کرتے جیسا کہ یہی متعلق عرب و احرام ہے)۔

(۳) لا یقولون عندہ فیحیت۔ جب حضور حق ﷺ کا سوال ہو جاتے۔ جب حضور صحابہ کا اہم آئینہ میں گفتگو کرتے۔ مگر ہر گز دانت حق ﷺ میں اہل حق کی کسی قصہ و احرام نہ کہتے کہ اپنی گفتگو میں نہ کسی قسم کا شروع کرتے اور نہ جملہ کے طرح اپنے اور دہم لکھنے کا آپ ﷺ کی خاطر دیکھنے کے لئے انشائی کا باعث نہ دانت لایہی طرح و لا یفعلون فی حضورہ۔ (تفسیر ابن ۲۰۷)

ومن فکلم عندہ۔ جو کوئی بھی بارگاہ حق میں عرض صراحت کرنا قرآنی کا سوال ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت کی روک تھام کی خاطر یہی وجہ ہے کہ آپ اہل حق کو خود رکھتے اور آپ ایک ایسی بات نقل کر لیا کہ وہ بیانات شروع کرنا نہ دیا اور نہ دانت لایہی یک جہت و احرام شروع کرتے۔ نہ ایک دوسرے کو بات کہہ سکتے تھے۔ اس لئے

میں زیادہ شرافت لڑاتے۔

یہاں جو صفہ (۶۴) ”مہاجرین قرآن“ (۶۵) ”ان کا کام ہے سحر“ اور (۶۸) ”مہاجر“ کے حالات ”تاکہ وہ ان کی بددعا“ میں ملاحظہ کریں۔

مزاحمہ پروردگار :

”کن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرور خلق“ شیخ ابو عبد اللہ
 اصفہانی فرماتے ہیں: کثرت مزاحمہ جو کہ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ (۱) حضور
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی بشر (۲) جو کہ اصلی مدعو فی رمضان (۳) جو کہ انور
 انور ’و کثیر عندہ من خلقی جبریل و میکائیل و عزرائیل و جبرائیل و کثیر من
 الملائکات ’ و قد مضت الامور فی ان اللہ لم یسکن قلبہ ابداً لہ کن
 صلی اللہ علیہ وسلم ’ بل یسکنہ لا یسکن غیرہ ابداً (الکافی ص ۵۵۴)

مفسر ﷺ کی شرافت کے لیے یہ ہے کہ: (۱) جو کہ نبی مکی عام شرافت
 کے مطابق شرافت ہوئی ہے اور (۲) دوسرے انسانوں سے زیادہ نبی مکی (۳) جو کہ عام
 شرافت کی شرافت ہے نبی مکی۔ آپ ﷺ کی شرافت یہاں تک کہ وہ نبی مکی
 ہوئی (۴) ایک تحریر میں کہ شرافت جو کہ نبی مکی زیادہ ہوئی، بلکہ کہ نبی مکی
 ﷺ سے جبریل میں کی شرافت اور قرآن مجید کا اور وہ شرافت ہے شرافت کا یہی اور نبی مکی
 وہاں شرافت سے بنا کرتی تھی۔

پہلی میں ملاحظہ فرمادیتے ہیں کہ شرافت ہے کہ نبی مکی آپ ﷺ نے
 نبی مکی میں کیا اور آپ ﷺ کی صفہ (۶۴) ”مہاجرین قرآن“ میں ہے نبی مکی
 مزاحمہ ہرگز نبی مکی کی بات میں ملاحظہ فرمادیتے ہیں۔

یاد مبارک میں شرافت :

و کن ابوہم مہاجرین فی صحر مدینہ۔ نبی مکی آپ ﷺ وہاں شرافت کا
 مکی نبی مکی ہی شرافت لڑاتے ہوئے گزار رہے تھے۔ مکی نبی مکی آپ ﷺ ہر

لقد جعل الخلق مخلوقاً للرب (مثنوی ج ۱ ص ۳۹) نبی اس رسالت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک لوگوں کی مجلس آئی کے بعد جو عظم پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے مطابق قرأت ہے کہ ایک عورت لوگوں کی ملاقاتوں کی آپائی کا درجہ ہے۔

لغیر مسائل :

و لہذا لیسب الذکر البعید فی رحمتی و مرید الاطلاق علی الصالحین لہو
عروضا علی عیث و عروہ و سبہ و عند ملائکہ الصالحین و طب مطاہریم شکراً
لنعمۃ الاجتماع بهم و مغرورۃ القرن و عروہ الصالحات والامید فی التکام کما کرہ
عروہی (مثنوی ج ۱ ص ۳۹)

اور حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی کرامت ہر جہ سے نکلیں۔ ہر دور لوگوں پر نہایت اعلیٰ مرتبہ کیا جائے اور آپ اعلیٰ مقام پر ہوں۔ ہر دور میں ہر ایک لوگوں کی ملاقات ہر دور کے مفتی ہوں۔ اس کے ساتھ تاریخ و طواریک میں رحمت ہر دور میں آتی ہے۔ کام کیا جائے تاکہ صالحین کی کلام لوگوں کے انکار اور قرآن اہل کے کلام کی ملاحضہ کیا ہوا ہر ان دور میں ہر دور ہوا تاکہ ہر چاہی معلوم ہوا کہ ایسے ہر دور ہر مجلس میں رحمت و شفقت ہر وقت کر کے بہت سے ہر ایک کام سے مستفیض ہوتا چاہیے۔

و رحمہ اللہ صاحب القیود و حیث غیر عن سورۃ القیود فی قوله ۔

فان من حودک الدنیا و اخرہا

و من حودک عظم الفوج و العلم

(مثنوی ج ۱ ص ۳۹) لاکہ کہ چھوٹا گشت آپ کی شخصیات میں سے ہیں اور علم و علم آپ کے علموں میں سے ہیں۔

(مثنوی ج ۱ ص ۳۹) خلق الخلق فی جمیع خلقہ یخترن من خلقہ من فیہ عن قیس فی
عزیزک فان من خلقہ علی اللہ علیہ وسلم لا یختر من خلقہ۔

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے جمیع مخلوق میں سے یہ حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ

ہم کو اسے مغربی بیلیوں نے جہاد کے نام سے چاہی کیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ
دعوتِ حق اس دنیا کا گناہ ہے۔ اسی لیے یہ دعویٰ کیا کہ یہ دعویٰ حق ہے
کہ دعوتِ حق اس دنیا کا گناہ ہے۔

27-10-2013

[illegible]

پی کریم ﷺ کے پاس رہا۔ اسی وقت ان کو اذان و اقامت کا حکم ملا۔ پھر وہ اپنے گھر پر
وہاں آئے۔ اس پر رات گزرتی اور صبح ہو گئی۔ ان کو اس صبح سے پہلے آپ
ﷺ سے شکم نہ رہا۔ پھر ان کو ۱۷ تا ۲۷ کے پہلے سختی ہو گئی تھی
اور صبح ہو گئی تھی۔ آپ سے ملا۔ وہ اپنی شکم پر ہاتھ دے کر کہنے لگے کہ آپ
ﷺ سے رات نہیں گزرتی۔ اگر کئی کوئی چیز یاد آئے گی۔ اس کا پتہ دے کر کہیں کوئی سوچے۔ وہ اس پر
ﷺ اس وقت تک صبح سے اپنے گھر پہنچ گئے تھے کہ ان کے پاس نہ تھا۔
اسی کو خبر ہوا کہ ان کو خبر ہو گئی۔

المحكمة

ان عدم الامور الیہ عظیمہ علیٰ اعظم علم کل والاخبار وعباد من محسن الاموری (مندی علی ص ۱۳۳) کیوں کہ جواب: حقیقتہً ان کی عین اور شریعت کی آفتاب حقیقتہً کے عظیمہ کل ہمارا کی بہت سی شہادتیں ہیں۔ یہاں اس کا سوال ہے کہ عین اور اس کا جواب:

تحریر: اقبال کی جامعہ گرامر اور انگریزی کے محکمہ کے سربراہان نے اس کی تصدیق کی ہے۔

طوبت میں اسے پکڑے کی ضرورت ہوتی تو آپ ﷺ بھٹے اس کے لئے پاس کا
بغیر دست کرنے کا اہم ہوتے۔ میں انہی سے قرض و عیوض سے کسی کو پکڑے ضرور نکالتا
تھا۔ یہ مگر یہی ضرورتیں ﷺ اس قدر کسی اور کی ضرورت ہے۔

چور و کٹاکے واقعات :

نوری کریم ﷺ کا حضرت چان سے سے بھی بڑا دوست ہے۔ حضرت چور ہونا
لڑائے ہیں کہ ایک مرد حضور اکرم ﷺ نے حضرت چان کے پاس گھنٹیوں کی ایک
امیری لگی ہوئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ بات فرمایا کہ یہ ہے اس کو لے گیا کرتا تھا۔
کی ضرورت کے لئے وہ ایک ایسا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اچھے اس کا راز بھی ہے
کہ اس کی وہ بات گل خوش کے سن اٹھتا ہے مگر میں تو کب تک چاہے اس کو روک کر لیا
اقبلی مدائن و اقصیٰ من فی طریق علی اسے چل اٹھتا کہ عرش کے
دائیں سے کیا وہ چھوڑے۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت اور اکرم کے واقعات میں کثرت
ہے یہی ہیں کے امداد کی کہ کھاتے ہے۔ اس کریم کے لئے یہی ضروری رہا کہ حضور
اکرم ﷺ کے پاس موجود ہی ہو۔ ضرورتوں کے لئے قرض لے کر کسی پر لوٹ کر
حضور اکرم ﷺ کا دام وصول تھا۔ یہاں کہ ہم کی حدیث میں مذکور ہے۔ ایک شخص
نے حضرت چان سے یہ چچا کہ حضور اکرم ﷺ کے ملا پادھی کیا صورت تھی۔ انہوں
نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس تو کچھ پانی تھا۔ میں تو پھر ایک اس کا شکم
۔ عورت فرجہ چچی کہ جب کوئی سٹوٹیں ہو کہ ضرورت میں ہوتا ہے آپ ﷺ اس کو
دیکھتے تھے اس کے شکم کا اظہار کرتے۔ میں انہی سے قرض لے کر اس کے پکڑے ہوتا
ہو کر کے کا شکم کرتا۔ ایک سے دوسرے میں سے ایک شخص میرے پاس آجھتا کہ کہنے
کا کہ لئے جی دست حاصل ہے۔ تمہیں جو پکڑ کر لے لیا ہو۔ اچھے سے لے لیا کہ وہ کسی
سے قرض لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس سے قرض لینے کا۔ ایک دن میں دوسرے کے
واسی کہنے ہی کوئی کسی دوسرے چھوڑا میں کو ساتھ لے کر آئے۔ اچھے پکڑ کر کہنے کا
نوشہ ۱ میں نے کہا کہ میں وہی نہایت قرض ہوتی سے اچھا کر دیا۔ کہنے کا کہہ کیا کہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَا وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ! حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا کے بیان میں

الحمد للہ علی ما فی سیرۃ النبیؐ ہے۔ (بخاری ص ۱۶۸) باب پانچواں چ حاجات
 کی سبب اس میں ہے اور اب اس چ حاجات کی سبب سے گفتگو کرتے ہیں۔ اس سے ثابت
 کے خلاف سے کہہ رہے ہیں کہ سبب کی سبب سے کہہ رہے ہیں۔ (بخاری ص ۱۶۸)
 علیٰ حبیبہ الصبیح و یحییٰ علیٰ الزکاء و حسن و حسین علیہما السلام فی حقہما
 (ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸) یعنی وہ سبب سے کہہ رہے ہیں۔ (بخاری ص ۱۶۸)
 اور کتاب کا لڑکھارہ سبب سے کہہ رہے ہیں۔ (بخاری ص ۱۶۸)
 اور اس حیا کے بارے میں 'و کلامہما ما عودا من السیفین استعینا بہما فی حقہما و لا یحرم
 حرمہما علیہما' (بخاری ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸)
 (آپ کی) حیا کے بارے میں (بخاری ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸)

حیا کی فضیلت و اہمیت :

امارت میں حیا کی اہمیت ہے۔ ایک حدیث میں ہے "الحیاء شعبة
 من ایمان" حیا ایمان کی ایک شعبة ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے "من لکل من
 عیال و بن علی الاسلام الحیاء۔ (بخاری ص ۱۶۸) (بخاری ص ۱۶۸)
 اسلام کا لڑکھارہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے، الحیاء من ایمان و الاسلام
 غیر الحیاء (بخاری ص ۱۶۸) ایمان ایمان کی شعبة ہے اور ایمان کا لڑکھارہ ہے۔ (بخاری ص ۱۶۸)
 صحیح مسلم و ترمذی ﷺ کا ارشاد ہے کہ حیا ایمان کی شعبة ہے۔ (بخاری ص ۱۶۸)

تیسری قسم کی کیا فرم چلی ہے کہ کد کی شہ ہے؟ آپ کو صرف اسے سوچنا ہے کہ شہ کی

یہ بھی قسم لیا کہ وہ اسے سے شروع ہوتی ہے کہ اسے اس سے کئی کام کا شروع کرے
اور اس میں کوئی شخص نہ جاسے کہ خود اپنے سے شروع آئے گی ہے کہ اس کا کام میں نہ ہو
کہتے ہیں کہ یہ شروع کا عملی حصہ ہے کہ اس میں خود اپنے سے شروع ہوتا ہے اور اس سے اس طریق
اس میں کوئی شروع ہوتا ہے کہ اس میں کوئی شخص نہ جاسے کہ خود اپنے سے شروع آئے گی ہے کہ اس کا کام میں نہ ہو
اس میں کوئی شخص نہ جاسے کہ خود اپنے سے شروع آئے گی ہے کہ اس کا کام میں نہ ہو

سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارا معاملہ محمودی سے ہے۔ جب تک اس کی گزروں یا ہمواری حق سے لگے ہو اور اسے مستحق سمجھا جائے گا تو اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ہمارے سامنے۔ حضور انور ﷺ کا ہونا اس تمام حق میں سے کسی طور پر پاک نہ ہو سکتا۔

جب حضور ﷺ کو کوئی پاست یا گوار ہوتی :

و کمن ھا کمرہ عشا کہ جب حضور انور ﷺ کو کوئی چیز یا گوار یا طعمی تھی
اس کا اثر یا طور سے معلوم ہوتا تھا کہ کھانا کھانے والی چیز کا طعم یا سحر یا تاثیر
بل برف شک فی وجہ عشا تو یہاں ظہور و بقاء نہ تھا بلکہ تھوڑا سا کھانا کھانے والی چیز کا۔

(مستحب ص ۳۳۳) بلا اس طرح وہ گوار یا چیز جس سے وہ کھانے والی چیز کا اثر یا طعم یا تاثیر
نہیں کرتی بلکہ کھانے والی چیز کے چرہ سے معلوم کیا جاتا ہے کہ اس سے اس کے
خال سے مراد اس نے کی چیز کا اثر ہوگی)

(۳۳/۱) عَلَّقَ الْخَشْرَانِ الْخَلْدَانِ عِلْقًا وَبَيَعَ الْفَرَسَانِ سَلْبَانِ هُنَّ مَطْنِي عَزْ
تَوَسَّوْنِي عِلْدُ اللَّهِ نِي قَرْنِي الْفَطْمَيْنِ عَزْ غَزَلِي رَجَعَتْ لِي لَالَتْ لِحْجَتُهُ خَالِزَتْ
بِاسْ عَزْجٍ وَشَوِي فَلُو خَلِي اللَّهُ وَنَلَمَ وَفَالَتْ عَزْجُوتُ لِي عَزْجُوتُي فَلُو
خَلِي اللَّهُ عِلْدُ وَنَلَمَ لَعَلَّ

ترجمہ : اہم ہستی کہتے ہیں کہ ہمیں محمودی فغان نے اپنے ہوش و حواس کی دہکتے ہیں کہ
ہم اس سے کچھ بے جاں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طیبی نے حضور کے حواس سے لبرائی
امیں نے اسے حواس میں مہلاط میں جوڑ لی ہے انہوں نے ام المومنین عائشہ کے آثار
کہہ غلام سے دیکھا کیا۔ اور اسے بھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
(مستحب اکرم ﷺ کی ہمارے سحر کی وجہ سے لگے گی آپ ﷺ کے گلے میں پکھنے کی
مستحب کی چیز کی لگنے والی۔)

دوسری حدیث (۳۳/۲) میں بھی مہلاط کے حوالے سے "کہ کہہ دوسری عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا جَاءَ فِي جَنَاحِي وَنُورِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آپ! حضور اقدس ﷺ کے پچھنے (سکھانے) گوانے کے بیان میں

الحجۃ (پچھنے گوانے) :

الحجۃ ' پچھنے گوانے کے پتہ دکھاتے ہیں۔ غنیمت سے ہے۔ اس کا سبب
 اور پہلی بار جاننے پر غور ہے کہ کس نے کیا ہے۔ ہم پچھنے گوانے سے کہہ سکتے ہیں۔
 الحجۃ ہی شرط القدر و الحجاج القیم بالحجۃ و ہی مہموم بہ۔
 (الحجۃ میں ۳۳) (۱) ہجرت کا سبب اور اس کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت کے ساتھ ہی سے
 لوگوں کا دل ہمارے ہی طرف مائل ہونے لگا ہے اور ان کے دل ہمارے ہی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس پچھنے گوانے
 کے لئے یہ حوالہ مل کر رہتا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ہمارے دل ہمارے ہی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اس پچھنے گوانے کے لئے
 قیاس ہے کہ اس میں بھی ہم اپنی حق کے سبب میں متوجہ ہونے لگے۔ بلکہ یہ سبب
 کے لئے ہمارے دل ہمارے ہی طرف مائل ہوتے ہیں۔ پچھنے گوانے آپ ﷺ سے توڑ کر لیا
 جاتا ہے۔ اسی لئے اس کے بعد سے فائدہ نہ کر سکتے ہیں۔

معاذ اللہ! توکل کے معنی نہیں :

آپ خدا ہی معتمد بنے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ ان میں پچھنے گوانے کے
 لقب سے فائدہ نہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہ حضور ہے کہ آپ ﷺ کے معتمد ہیں
 سوائے ان کے کہ ان کا معتمد اللہ کا معتمد ہی ہے۔ لہذا سوائے اللہ ہی کا معتمد
 نہ کہ کسی کے معتمد نہیں ہے۔ اگر حضور اقدس ﷺ سے یہ کہہ کر توکل کر لیں تو سب سے بڑی
 گمراہی آپ ﷺ نے پچھنے گوانے اور حق کا حوالہ نہ کرنا۔ اللہ ہی ہمارا معتمد
 کرتا ہے۔ وہی معتمد ہے اللہ علیہ وسلم اور اللہ ہی اللہ ہی واللہ

والسنة من الاموال والاسباب وهو كل من غلب عليه الشك في السنة من ۱۹۸۴ (امیر الکریم ﷺ کے پیچھے گرنے میں وہ صریح و صاف کرتے اور کہنے کی اصل ہر ایک کا تسلیم کرتا ہے۔ اور اسباب و اشیاء کے اشتغال کرنے اور انھیں حق کی راستہ ہی پر لا کر لانے میں کوئی حرج نہیں)

ابو عامر عذابی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم تو کہہ تو کثرت فضیلة والا یہاں فعل المضارع وهو سید القوم کلون لانہما فعلہما للتشویح کما تقریر (اشتغال میں ۱۹۸۴) اس اسباب کا کہنا کہ صرف راستہ حق ہی پر لا کر اور اور اس کا لینے میں غصہ و غریب ہے۔ اور آپ ﷺ کا اسباب کا اشتغال کرنا جتنا آپ ﷺ تو حرمین کے سرور و سرخا ہی کیلئے آپ ﷺ کا عمل است کا ایک اہم قرنی طائرے کی ہوا ہے)

توکل کی حقیقت :

الحمد لله حضرت مولانا محمد اکرمؒ فرماتے ہیں :

ہمارے حضرت شامی علیہ صلوٰۃ علیہ وسلم نے اپنے اسی زمانہ میں میں میں اپنے حضرات کو ایسا کیا ہے اور اپنے ہوت سے نہ تھا کہ اور حضور حق ﷺ سے خواہوں میں جو صلاحات کی ہیں ان کے لیے ہیں۔ لکھا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضور حق ﷺ سے دعا کی تھی کہ آپ اس اسباب کے اختیار کرنے میں اور اسباب کے ذمہ کرنے میں کوئی چیز افضل ہے۔ تاکہ یہ حضور حق ﷺ کی طرف سے ایک دعا یعنی فیضِ خود میں کی خبر سے اسباب اور اور فیضی ہر چیز سے طبیعت مزاج گوارا میں کے بعد میری طبیعت پر ایک اختلاف ہو میں کا اثر ہو کہ طبیعت اسباب کی طرف خبر ہے اور روح تسلیم و تقویٰ میں کی طرف میں ہے۔ لہذا حق یہ ہے کہ یہی اصل لاگ ہے کہ اسباب کو باطل غیر مؤثر سمجھیں۔ اسباب میں تا آخر بھی انھیں حق ہی کی طرف سے ہے۔ اس کی حیثیت کے طور اسباب کی ہر ایک چیز کا ہے

وہ خبر کہیں سے ملے گی۔ راجحی و راجحی سے ملے گی

مختصات ہیں کے ساتھ ہی کا بھی نہیں ہے۔ سر کے اشتغال سے مزور

مختصر کرتے ہیں۔ ان سے بھی کہہ دیا کہ اصول و سنت نرا اپنا انہوں نے انہی حدیث سے لیا۔
مختصر اکرم ﷺ نے ایک حدیث کو کہہ دیا، "مگر یہ انہی حدیث سے مروی ہے۔"
ہماری حدیث (۶۶۶) کی یہی تھی "کے ساتھ" "ذکرہ" وہاں ان کی ترقی "میں" "ہے"
فرمائی۔

اس حدیث میں بھی اس حدیث کا ذکر ہے۔ جن کا ذکر وہاں کی ایک حدیث میں
ہو چکا ہے، حدیث کی شرح میں بھی ہے۔

(ط ۶۵۰) عَلَّمَ عَلَاً فَلَمْ يَنْتَهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُفْرِدْ خَلْقَهُ فَعَرَّوْا مِنْ يَدِهِ
عَلَّمَ عَلَاً وَ خَيْرٌ مِنْ عَرَّوْا فَلَا خَلْقَ لَخَلْقِهِ مِنْ نَفْسٍ نِيْءٍ وَ كَيْفَ كَانَ كَيْفَ وَ تَوَلَّى
فَلَمْ يَكُنْ لِيُفْرِدْ خَلْقَهُ وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى
عَلَّمَ عَلَاً فَلَمْ يَنْتَهِ وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى وَ تَوَلَّى

ترجمہ : امام ترقی دے رہے ہیں کہ انہی حدیثوں میں کہ حدیث میں ہے یہ حدیث وہاں کی
ہے کہتے ہیں کہ امام سے مروی امام نے یہاں کیا کہتے ہیں کہ امام حدیث میں
امام نے یہ حدیث وہاں کی ہے کہ انہی حدیثوں میں کہ حدیث میں ہے یہ حدیث وہاں کی
حدیث میں ہے یہ حدیث کے ساتھ ہے یہ حدیث

حدیث میں دینی حدیثوں میں کہ حدیث میں ہے یہ حدیث وہاں کی
ہاں میں حدیثوں میں کہ حدیث میں ہے یہ حدیث وہاں کی
میں اس کا مشابہہ فرماتے ہیں۔

ہماری حدیث (۶۶۶) میں ترقی "کے ساتھ" "ذکرہ" وہاں ان کی ترقی "میں" "ہے"
فرمائی۔

پچھنے کہاں گواہ تھے :

فان نحن رسول الله صلى الله عليه وسلم و نحن في الامم
مختصر ترقی ﷺ گواہ کی حدیثوں میں کہ حدیث میں ہے یہ حدیث وہاں کی
پچھنے گواہ تھے

اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (جو کہ کرنا اور دیکھنا وغیرہ کے واسطے ایک جگہ
 ہے) حجاب اہرام میں نہ پہنچا، تم میں سے کوئی کوئی۔

پہنچنے لگوانے میں حضرت انیسائی اثر است :

ابو رسولی قیلہ علی اللہ علیہ وسلم احصیہ۔ حجاب اہرام میں سے کوئی کوئی
 اصل ان کے ذریعہ کر رہا ہے، لیکن حجاب کے ذریعہ چاہئے ہے، بشرطیکہ بال دعا کوئی
 ... فی محل الحجابۃ لیس معہ حیث الاصلۃ شعر ولا عورت ولا عورت ولا عورت ولا عورت
 اور ان روایات میں سے کوئی کوئی احتیاج کرتا ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 میں سے کوئی کوئی احتیاج کر رہا ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 احتیاج نہیں کیا کیا ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 بہت سے اور ان میں سے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی کوئی ہے۔

ہذا کا حکم کر رہا ہے۔ اس حکم کے لئے کوئی کوئی روایت مناسب ہے۔ اس لئے کہ
 موسم کے اگر ہوا سرد ہونے سے حرارت میں ہے، حرارت میں ہے، گرمیوں میں ہے
 اس طرح اور سردیوں میں گرمی کے زمانے میں حرارت میں ہے، گرمیوں میں ہے
 ہے اور اس میں سے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 کرتا ہوتا ہے اور اس میں سے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 اور اس میں سے کوئی کوئی ہے۔ لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 دوسرے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 ہے۔ اس میں سے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 میں سے کوئی کوئی ہے۔ اس لئے کہ حرارت میں ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 ہے اور نیز روایت آتی ہے اور کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں
 سردی میں سے کوئی کوئی ہے، لیکن کیا کیا ہے اور ان روایات کی کتابوں

نئے زیا کتابیں

مولانا عبدالقیوم خان

مولانا عبدالقیوم خان صاحب مدظلہ العالی نے انگریزی، اردو، فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، پراکرت، وید، اور دیگر ادب و تاریخ کے بارے میں لکھی ہوئی کتابیں شائع کیں۔ ان کی تصانیف میں سے کئی کتابیں اردو، فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، پراکرت، وید، اور دیگر ادب و تاریخ کے بارے میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کی تصانیف میں سے کئی کتابیں اردو، فارسی، عربی، ہندی، سنسکرت، پراکرت، وید، اور دیگر ادب و تاریخ کے بارے میں لکھی ہوئی ہیں۔

صفحات : 160 قیمت : 75/- روپے

ان کا اسم ایڈیٹری جاسوالہ پریس، راجپوت سٹریٹ، آفیس خانی آباد، لاہور۔
 رجسٹرڈ آفس — فون : 330237، 330238 آفس : 330234